وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ
النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ۚ
وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ۚ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
4 ع 7 1 مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ ع
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ
الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ
الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

(31) تم میں سے جو باقاعدگی سے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر کاربند ہے اور ایسے نیک اعمال کرے جو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہوں تو ہم اسے دیگر ساری عورتوں کے مقابلے میں دوگنا ثواب دیں گے اور آخرت میں ہم نے اس کے لیے نہایت عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے اور وہ ہے جنت۔

(32) اے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی بیویو! تم فضل و شرف میں دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو بلکہ تم فضل و شرف کے اس مرتبے پر ہو جہاں دوسری کوئی عورت نہیں پہنچ سکتی اگر تم اللہ کے حکموں پر عمل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہو، لہٰذا جب تم اجنبی مردوں سے بات کرو تو لہجہ نرم رکھو نہ آواز میں لطافت پیدا کرو تا کہ جس کے دل میں نفاق ہے اور وہ حرام شہوت کا رسیا ہے، وہ اس وجہ سے کوئی غلط توقع نہ لگا بیٹھے۔ ایسی گفتگو کرو جو شک سے دور، بامقصد، سنجیدہ اور مزاح سے پاک ہو۔

(33) اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور بغیر ضرورت کے گھروں سے نہ نکلو، نیز اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کرو جیسا کہ اسلام سے پہلے عورتیں کرتی تھیں کہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرتی تھیں۔ نماز کامل ترین طریقے سے ادا کرتی رہو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ پاک تو بس یہ چاہتا ہے کہ ہر قسم کی گندگی اور برائی تم سے دور کر دے۔ اے رسول اللہ (ﷺ) کی بیویو اور اے آپ کے اہلِ بیت! وہ چاہتا ہے کہ تمھیں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کر کے اور برے اخلاق سے دور کر کے خوب اچھی طرح پاک صاف کر دے کہ اس کے بعد کوئی آلائش نہ رہے۔

(34) تمھارے گھروں میں اللہ کی طرف سے اپنے رسول پر نازل ہونے والی جو آیتیں اور رسول اکرم ﷺ کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں، ان کا ذکر کرتی رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالی کا تم پر خاص لطف و کرم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے تمھیں اپنے نبی ﷺ کے گھروں میں آباد کیا۔ وہ پوری طرح باخبر تھا جب اس نے تمھیں اپنے نبی کی بیویوں کے طور پر چُنا اور تمھیں آپ کی ساری امت کے مومنوں کی مائیں بنایا۔

(35) اللہ تعالی کی اطاعت کے ساتھ اس کے سامنے عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کی تصدیق کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ تعالی کے فرماں بردار مرد اور عورتیں، اپنے ایمان اور قول کے سچے مرد اور عورتیں، اللہ تعالی کی اطاعت، گناہوں سے بچنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے مرد اور عورتیں، اپنے مالوں سے فرضی اور نفلی صدقہ کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کے لیے فرض اور نفل روزے رکھنے والے مرد اور عورتیں، زنا اور اس پر مائل کرنے والی چیزوں سے دور رہ کر اور جس کے سامنے ستر کھولنا جائز نہیں، اس سے قابلِ ستر اعضاء چھپا کر اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور دل و زبان سے علانیہ اور چپکے چپکے بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، بلاشبہ ان کے لیے اللہ تعالی نے ان کے گناہوں کی بخشش کا سامان تیار کیا ہے اور قیامت کے دن جنت کی صورت میں عظیم بدلہ تیار کر رکھا ہے۔

فوائد: ❀ قرآن کریم نے مسلمان خواتین کو درج ذیل ہدایات دی ہیں: (1) آواز میں نرمی اور لطافت نہ رکھیں۔ (2) بلا ضرورت گھر سے نہ نکلیں۔ (3) بے پردگی اختیار نہ کریں۔
❀ رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کی فضیلت اور یہ کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کے اہلِ بیت ہیں۔
❀ اعمال اور جزا میں مرد و خواتین برابر ہیں سوائے ان امور کے جو شریعت نے کسی ایک جنس کے لیے الگ رکھے ہیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ
يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ
عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا
قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ
اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿٣٨﴾ ۙ
الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا
اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ ع 5 6 2 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ ۙ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾

(36) کسی مومن مرد اور عورت کے لیے یہ جائز نہیں، جب اللہ اور اس کا رسول ان کے بارے میں کسی امر کا فیصلہ کر دیں، وہ اسے قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار رکھتے ہوں۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی، وہ سیدھے راستے سے کھلم کھلا گمراہ ہو گیا۔

(37) اور اے رسول (ﷺ)! جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت عطا کی اور آپ نے بھی اسے آزاد کر کے اس پر احسان کیا...... اور اس سے مراد سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں جب وہ اپنی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بارے میں مشورے کے لیے آپ ﷺ کے پاس آئے...... آپ اس سے کہہ رہے تھے: اپنی بیوی اپنے پاس رکھ اور اسے طلاق نہ دے اور اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈر۔ اے رسول (ﷺ)! آپ لوگوں کے ڈر سے اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ کی شادی زینب سے ہوگی اور زید کا اسے طلاق دینا، پھر آپ کا اس سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ جلد ظاہر کرنے والا تھا۔ اس معاملے میں اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ پھر جب زید دلی طور پر مطمئن ہو گئے اور انھیں اس (زینب) میں دلچسپی نہ رہی اور انھوں نے اسے طلاق دے دی تو ہم نے آپ کی شادی اس سے کر دی تاکہ ایمان والوں کو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنے میں کوئی حرج محسوس نہ ہو جب وہ انھیں طلاق دے دیں اور ان کی عدت گزر جائے۔ اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا اور نہ اس کے لاگو ہونے میں کوئی حائل ہو سکتا ہے۔

(38) اللہ کے نبی محمد ﷺ پر اس چیز میں کوئی گناہ یا تنگی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح حلال کیا ہے اور وہ اس بارے میں اپنے سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے پیروکار ہیں، چنانچہ وہ اس بارے میں کوئی انوکھے رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شادی کو آخر تک پہنچانے اور منہ بولے بیٹے کی روایت ختم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے، اس پر ہر صورت میں عمل ہو کر رہے گا، کوئی اسے ٹالنے والا نہیں اور اس میں نبی ﷺ کی کوئی ذاتی رائے یا اختیار نہیں۔

(39) یہ انبیاء علیہم السلام وہ ہیں جو اپنے اوپر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے پیغامات اپنی امتوں کو پہنچاتے رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کام کرتے تھے تو اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ دوسرے لوگ کیا کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کی حفاظت کرنے کے لیے کافی ہے تاکہ وہ ان پر ان کا محاسبہ کرے اور انھیں ان اعمال کی جزا دے۔ اگر اچھے ہیں تو اچھی جزا اور اگر برے ہیں تو بری جزا۔

(40) محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور نہ وہ زید کے والد ہیں کہ جب انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو آپ ﷺ پر اس سے نکاح کرنا حرام ہوتا۔ لیکن آپ تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں اور خاتم النبیین ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز خوب جاننے والا ہے، اس سے اپنے بندوں کا کوئی امر چھپا ہوا نہیں۔

(41) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے دلوں، زبانوں اور اعضاء سے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

(42) سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت کے پیش نظر دن کے پہلے اور آخری پہر ان کلمات کے ساتھ اس پاک ذات کی پاکیزگی بیان کرو۔

(43) وہی ہے جو تم پر رحم کرتا اور تمھاری تعریف کرتا ہے اور اس کے فرشتے تمھارے لیے دعائیں کرتے ہیں تاکہ وہ تمھیں کفر کے اندھیروں سے ایمان کے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر انتہائی رحم کرنے والا ہے، چنانچہ جب وہ اس کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے حکم مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جائیں تو وہ انھیں عذاب نہیں دے گا۔

فوائد: ❀ مومن پر فرض ہے کہ وہ اللہ کے حکم ماننے اور ان کے سامنے سر جھکا دے۔ ❀ اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ❀ ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شادی سات آسمانوں کے اوپر سے کر دی۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ذکر بالخصوص صبح و شام کے اذکار کی بڑی فضیلت ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَيُّهَا
النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى
اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ
فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ
وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا
لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ
مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ
خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ٘ وَامْرَاَةً
مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ
يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا
مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾

(44) مومن جس دن اپنے رب سے ملاقات کریں گے، اس دن ان کا تحفہ سلام اور ہر برائی سے امان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے اور وہ ہے اس کی جنت جو ان کے اس کی اطاعت کرنے اور نافرمانیوں سے دور رہنے کا اجر ہے۔

(45) اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو لوگوں کی طرف اس بات پر گواہی دینے والا بنا کر بھیجا کہ آپ نے وہ پیغام انھیں پہنچا دیا ہے جسے دے کر آپ ان کی طرف بھیجے گئے۔ ان میں سے مومنوں کو اس جنت کی خوشخبری دینے کے لیے بھیجا جو اللہ نے ان کے لیے تیار کی ہے اور کافروں کو اس عذاب سے ڈرانے کے لیے بھیجا جو اللہ نے ان کے لیے تیار کیا ہے۔

(46) ہم نے آپ کو اللہ کی توحید اور اس کے حکم کی اطاعت کی طرف دعوت دینے والا بنا کر بھیجا اور آپ کو ایسا روشن چراغ بنا کر بھیجا جس سے ہدایت کا ہر طلب گار روشنی حاصل کرتا ہے۔

(47) اللہ پر ایمان لانے والوں کو، جو اس کی شریعت پر عمل کرتے ہیں، یہ خوشخبری سنا دیں کہ ان کے لیے اللہ پاک کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے کہ وہ دنیا میں ان کی مدد کرے گا اور آخرت میں انھیں جنت میں داخل کر کے کامیابی عطا فرمائے گا۔

(48) کافر اور منافق اللہ کے دین سے روکنے کی جو دعوت دیتے ہیں، آپ اس بارے میں ان کی بات نہ مانیں اور ان سے منہ پھیر لیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ انداز آپ کے لائے ہوئے دین پر ان کے ایمان لانے کا زیادہ باعث ہو۔ آپ اپنے تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں اور ان میں آپ کی آپ کے دشمنوں پر فتح بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطور کارساز کافی ہے جس پر بندے دنیا و آخرت کے اپنے تمام امور میں اعتماد کریں۔

(49) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرلو اور پھر ان سے تعلق قائم کرنے سے پہلے انھیں طلاق دے دو تو پھر ان کے ذمے تمھارے لیے کوئی عدت نہیں ہے، خواہ ماہواری کے حساب سے ہو یا مہینوں کے حساب سے کیونکہ ان کی رُخصتی اور ان سے تعلق قائم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے رحموں کے خالی ہونے کا یقینی علم موجود ہے اور اپنی طاقت کے مطابق انھیں کچھ نہ کچھ مالی فائدہ دو تاکہ طلاق کی وجہ سے ان کا جو دل دُکھا ہے، اس میں کسی حد تک کمی ہو سکے۔ انھیں کسی قسم کی تکلیف دیے بغیر معروف طریقے سے ان کی راہ سے ہٹ جاؤ۔

(50) اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال کر دیں جنھیں آپ نے ان کے حق مہر ادا کیے ہیں اور وہ لونڈیاں بھی آپ کے لیے حلال ہیں جو آپ کی ملکیت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدیوں کی صورت میں عطا فرمائیں۔ اور ہم نے آپ کے لیے آپ کے چچاؤں کی بیٹیوں سے، آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیوں سے، آپ کے ماموؤں کی بیٹیوں سے اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیوں سے، جنھوں نے آپ کے ساتھ مکّے سے مدینے کی طرف ہجرت کی ہے، نکاح کرنا حلال کر دیا ہے۔ ہم نے آپ کے لیے اس مومن عورت سے بغیر حق مہر کے نکاح کرنا حلال کر دیا ہے جو خود کو آپ کے لیے ہبہ (وقف) کر دے، بشرطیکہ آپ اس سے نکاح کرنا چاہیں۔ نکاحِ ہبہ صرف رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ آپ کے علاوہ کسی امتی کے لیے یہ جائز نہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہم نے مومنوں پر ان کی بیویوں کے بارے میں کیا فرض قرار دیا ہے کہ وہ ایک وقت میں چار بیویوں سے زائد اپنے عقد میں نہ رکھیں اور ان کی لونڈیوں کے بارے میں ان کے لیے جو جائز ٹھہرایا ہے کہ وہ کسی مقرر تعداد کے بغیر ان میں سے جتنی لونڈیوں سے چاہیں فائدہ اٹھائیں۔ ہم نے آپ (ﷺ) کے لیے جو مباح اور حلال کیا جس کا ذکر پیچھے گزر چکا، وہ ہم نے آپ کے علاوہ کسی اور کے لیے حلال نہیں کیا تاکہ آپ پر کوئی تنگی یا مشقت نہ ہو۔ اللہ کے بندوں میں سے جو توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ کامیاب داعی کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔
❀ جو شخص رخصتی سے پہلے بیوی کو طلاق دے، اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کی دل جوئی کے لیے اسے کچھ مال دے۔
❀ نکاحِ ہبہ صرف نبی اکرم ﷺ کے لیے جائز تھا اگرچہ آپ نے بھی عملی طور پر یہ نہیں کیا۔

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ
مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ
وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ
مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
رَّقِيْبًا ﴿٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ ع 6 12 3
اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا
دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ
وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ
وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ
مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿٥٣﴾ اِنْ
تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٥٤﴾

(51) اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی بیویوں میں سے جس کی باری چاہیں پیچھے کر دیں اور اس کے ہاں قیام نہ کریں اور ان میں سے جسے چاہیں اپنے قریب کر لیں اور اس کے ہاں قیام کریں اور جنھیں آپ نے پیچھے کیا ہے، ان میں سے اگر کسی کو آپ ساتھ رکھنا چاہیں تو اس میں بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ آپ کو یہ اختیار اور وسعت دینے سے آپ کی بیویوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہونے کے امکانات زیادہ ہیں اور زیادہ قریب ہے کہ انھیں آپ جو دیں اس پر وہ سب راضی ہوں کیونکہ انھیں علم ہوگا کہ آپ نے کوئی واجب چھوڑا ہے نہ کسی کا حق ادا کرنے میں بخل سے کام لیا ہے۔ اے مردو! تمھارے دلوں میں کسی ایک بیوی سے زیادہ کسی دوسری بیوی کے بارے میں جو دلی میلان اور جھکاؤ پایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں۔ وہ نہایت بردبار ہے کہ انھیں جلد سزا نہیں دیتا کہ شاید وہ اس کے حضور توبہ کر لیں۔

(52) اے رسول (ﷺ)! جو بیویاں آپ کے نکاح میں ہیں، ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنا آپ کے لیے اب جائز ہے نہ آپ کے لیے ان سب کو یا بعض کو اس غرض سے طلاق دینا جائز ہے کہ آپ ان کے علاوہ کسی اور سے نکاح کریں، خواہ ان کے علاوہ جن سے آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں، ان کا حسن و جمال آپ کو پسند ہو، البتہ آپ اپنی ملکیت میں موجود لونڈیوں سے تعلق قائم کر سکتے ہیں اور ان کی کوئی تعداد مقرر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اچھی طرح نگران ہے۔ یہ حکم امہات المومنین کی فضیلت کی دلیل ہے کہ انھیں طلاق دینے اور ان کے علاوہ کسی دوسری عورت سے شادی کرنے سے آپ ﷺ کو منع کر دیا گیا۔

(53) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو مگر جب تمھیں کھانے کے لیے بلایا جائے اور داخل ہونے کی اجازت دی جائے تو داخل ہو سکتے ہو۔ کھانا پکنے کے انتظار میں زیادہ دیر نہ بیٹھو بلکہ جب کھانا تیار ہو جائے اور تمھیں کھانے کے لیے بلایا جائے تو داخل ہو اور جب کھانا کھا لو تو فوراً چلے جاؤ اور اس کے بعد وہیں بیٹھے ایک دوسرے سے باتوں میں نہ لگے رہو۔ بلاشبہ تمھارا یہ بیٹھے رہنا نبی ﷺ کے لیے تکلیف دہ ہے مگر وہ تمھیں یہ کہنے سے شرماتے ہیں کہ چلے جاؤ جبکہ اللہ تعالیٰ حق کا حکم دینے سے نہیں شرماتا، اس لیے اس نے تمھیں چلے جانے کا حکم دیا تاکہ تم وہاں رک کر نبی ﷺ کو تکلیف نہ دو۔ جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے ضرورت کی کوئی چیز مانگو، جیسے برتن وغیرہ تو پردے کے پیچھے سے مانگو اور ان کے سامنے آ کر ان سے نہ مانگو تاکہ تمھاری آنکھیں انھیں دیکھ نہ پائیں۔ یہ ان کی حفاظت کی خاطر اور رسول اللہ ﷺ کے مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھنے کے لیے ہے۔ پردے کے پیچھے سے مانگنا تمھارے اور ان کے دلوں کے لیے مکمل پاکیزگی کا باعث ہے تاکہ شیطان کو وسوسے اور برائی کو خوشنما بنا کر دکھانے کے ذریعے سے تمھارے یا ان کے دلوں تک راہ پانے کا موقع نہ ملے۔ اے مومنو! تمھارے لیے جائز نہیں کہ تم زیادہ دیر باتوں کے لیے ٹھہر کر اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف دو اور نہ تمھارے لیے آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ وہ مومنوں کی مائیں ہیں اور کسی کے لیے اپنی ماں سے شادی کرنا جائز نہیں۔ بلاشبہ تمھارا یہ تکلیف دینا اور اس کی ایک صورت آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا ہے، حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ شمار ہوگا۔

(54) اگر تم اپنے اعمال میں سے کوئی چیز ظاہر کرو یا اسے اپنے دلوں میں چھپاؤ، اللہ تعالیٰ سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز خوب جاننے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل اور اس کے علاوہ بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے اور وہ جلد تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر اعمال اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا اور اگر برے ہوئے تو بدلہ بھی برا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبیٔ اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ کی عظمت، اسی لیے اس نے نبیٔ اکرم ﷺ کے صحابہ کی اس بات پر سرزنش فرمائی کہ وہ آپ ﷺ کے گھر میں اتنی دیر کیوں ٹھہرے جس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوئی۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے دو صفات علم اور حلم کا اثبات کیا گیا ہے۔ ❀ حیا، نبیٔ اکرم ﷺ کے اخلاق کی امتیازی علامت ہے۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات جو ایمان والوں کی مائیں ہیں، ان کے مقام و مرتبہ کی حفاظت لازم ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ
لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
7 ع 6 4 بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا
النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ ۛ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ
اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾

معانقة 12 - عند المتاخرين 12 — الربع

(55) ان پر کوئی گناہ نہیں کہ درج ذیل افراد انھیں دیکھیں یا حجاب اور پردے کے بغیر ان سے کلام کریں: ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی، ان کے بھتیجے، ان کے بھانجے، خواہ وہ حقیقی ہوں یا رضاعی۔ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ مومن عورتوں اور اپنے غلاموں سے بغیر پردے کے گفتگو کریں۔ اے مومن عورتو! اللہ پاک نے جس چیز کا حکم دیا ہے اور جس سے منع کیا ہے، اس بارے میں اس سے ڈرو۔ تمھاری طرف سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اور جو فعل تم سے سرزد ہوتا ہے، وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

(56) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی آپ کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور بندوں کے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو اور آپ پر خوب سلام بھیجو۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی تعظیم اور آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا تو آپ کو اذیت اور تکلیف دینے سے منع کیا، چنانچہ فرمایا:

(57) بلاشبہ جو لوگ اپنی گفتار یا کردار سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے دور کر کے دھتکار دیا ہے اور آخرت میں ان کے لیے ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ یہ سزا ہے ان کے لیے اس تکلیف کی جو انھوں نے اس کے رسول ﷺ کو پہنچائی۔

(58) جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو قول یا فعل سے تکلیف دیتے ہیں جبکہ انھوں نے کوئی ایسا قابلِ سزا گناہ بھی نہیں کیا جو تکلیف پہنچانے کا باعث ہو تو وہ بہت بڑے جھوٹ اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

(59) اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ جو چادریں انھوں نے پہنی ہوں، وہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تاکہ اجنبی مردوں کے سامنے ان کے جسم کا کوئی قابلِ ستر حصہ ظاہر نہ ہو۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور کوئی شخص انھیں چھیڑ چھاڑ کے ذریعے سے تکلیف نہ دے جیسا کہ لونڈیوں کو ستایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والے کے گناہ بے حد بخشنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(60) اگر منافق اپنے نفاق، یعنی دل میں کفر چھپانے اور زبان سے اسلام کا اظہار کرنے سے باز نہ آئے، نیز جن لوگوں کے دلوں میں ان کے شہوتوں میں مگن رہنے کی وجہ سے برائی ہے اور جو مدینہ طیبہ میں ایمان والوں کے درمیان انتشار پھیلانے کے لیے جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں، وہ باز نہ آئے تو اے رسول (ﷺ)! ہم انھیں سزا دینے کا آپ کو حکم دیں گے اور ہم ضرور آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے، پھر وہ آپ کے ساتھ مدینے میں تھوڑی مدت ہی رہ سکیں گے کیونکہ زمین میں ان کے فساد پھیلانے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا جائے گا یا انھیں وہاں سے نکال دیا جائے گا۔

(61) وہ اللہ کی رحمت سے دھتکارے ہوئے ہیں۔ ان کے نفاق اور زمین میں فساد برپا کرنے کی وجہ سے جہاں بھی وہ مل جائیں، انھیں پکڑ لیا جائے اور بری طرح سے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

(62) منافق جب اپنے نفاق کا اظہار کریں تو ان کے بارے میں یہی دستورِ الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا دستور ہمیشہ کے لیے ہے۔ آپ ہرگز اس میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک نبیٔ اکرم ﷺ کا مقام و مرتبہ نہایت اعلیٰ ہے۔

❀ بلاوجہ مومنوں کو تکلیف اور ایذا دینا حرام ہے۔

❀ منافق پر عذاب نازل ہونے کا ایک سبب نفاق ہے۔

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا
يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿63﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ
وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿64﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ﴿65﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا
اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿66﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا
فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿67﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ
لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿68﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا (8 ع 10 5)
مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿69﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿70﴾ يُّصْلِحْ
لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿71﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ
حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿72﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ
اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿73﴾ ع (9 ع 5 6)

(63) اے رسول (ﷺ)! مشرک انکار کرنے اور جھٹلانے کی غرض سے آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اور یہودی بھی اس کے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟ آپ ان سے کہہ دیں: قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، میرے پاس اس بارے میں کوئی خبر نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا خبر کہ قیامت بالکل قریب ہی ہو؟

(64) بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کافروں کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے اور اس نے ان کے لیے قیامت کے دن بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے جو ان کا انتظار کر رہی ہے۔

(65) وہ اس آگ کے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جو ان کے لیے تیار کی گئی ہے جہاں وہ کوئی دوست نہ پائیں گے جو انھیں فائدہ دے اور نہ انھیں کوئی مددگار ملے گا جو ان سے اس کا عذاب ہٹا سکے۔

(66) قیامت کے دن ان کے چہرے جہنم کی آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ وہ شدید حسرت اور پچھتاوے سے کہیں گے: کاش! ہم نے دنیا کی زندگی میں اللہ کے حکم مان کر اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا، ان سے رک کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہوتی اور رسول اللہ (ﷺ) جو پیغام اپنے رب کی طرف سے لائے تھے، اسے مانا ہوتا۔

(67) وہ نہایت ہی بودی، کمزور اور باطل دلیل دیتے ہوئے کہیں گے: اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم نے اپنے سرداروں اور اپنی قوموں کے بڑوں کی اطاعت کی تو انھوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکا دیا۔

(68) اے ہمارے رب! ان سرداروں اور بڑوں کو جنھوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکایا، اس سے دوگنا عذاب دے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے کیونکہ انھوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے اور انھیں اپنی رحمت سے بہت دور دھتکار دے۔

(69) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اپنے لیے اس کی مقرر کردہ شریعت پر عمل کرنے والو! تم اپنے رسول ﷺ کو تکلیف نہ دو ورنہ تم بھی ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ گے جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جسمانی طور پر عیب دار قرار دے کر تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی باتوں سے بری قرار دے دیا۔ انھوں نے جو باتیں ان کے بارے میں کہی تھیں، ان سے ان کی صحت و سلامتی واضح ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے۔ ان کی بات ٹالی نہیں جاتی تھی اور ان کی کوشش ضائع نہیں ہوتی تھی۔

(70) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور ایسی بات کرو جو درست اور سچی ہو۔

(71) بلاشبہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور تم نے درست بات کی تو وہ تمھارے لیے تمھارے اعمال درست کر دے گا اور انھیں تم سے قبول فرمائے گا اور تمھارے گناہ مٹا دے گا اور ان پر تمھاری پکڑ نہیں کرے گا۔ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے، یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی اور وہ کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور جنت میں داخل ہونے کی ہے۔

(72) بلاشبہ ہم نے شرعی ذمہ داریوں اور اموال و اسرار کی حفاظت کا معاملہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انھوں نے یہ ذمے داری اٹھانے سے معذرت کر لی اور اس کے انجام سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھا لیا بلاشبہ وہ خود پر بہت ظلم کرنے والا اور اس ذمے داری کے انجام سے بے خبر ہے۔

(73) انسان نے اسے اللہ کی تقدیر کے مطابق اٹھایا تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں، منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ان کے نفاق اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے پر عذاب دے اور تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے جنھوں نے ان ذمہ داریوں کی امانت کو اچھے طریقے سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ❀ پیروکاروں کا اپنی گمراہی کی ذمہ داری اپنے بڑوں پر ڈالنا انھیں جوابدہی سے بری نہیں کرے گا۔ ❀ انبیاء علیہم السلام کو قول و فعل سے تکلیف دینا سخت حرام ہے۔ ❀ اس امانت کی عظمت کا بیان جسے انسان نے اٹھایا۔

سُوْرَةُ سَبَإٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ
الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي
الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا
السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ
وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③ ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④ وَالَّذِيْنَ
سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ
اَلِيْمٌ ⑤ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ
اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑦

سورۂ سبا مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: نعمتوں کے بارے میں لوگوں کے مختلف احوال اور نعمتوں کو بدلنے کے بارے میں دستورِ الٰہی کا بیان۔

تفسیر: (1) تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔ وہی انھیں پیدا کرنے والا، ان کا مالک اور ان کی تدبیر کرنے والا ہے۔ آخرت میں تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ اپنے پیدا کرنے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔ اپنے بندوں کے حالات سے پوری طرح باخبر ہے اور ان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(2) وہ جانتا ہے جو پانی اور نباتات میں سے زمین کے اندر جاتا ہے اور جو سبزہ وغیرہ اس سے باہر آتا ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے۔ آسمان سے جو بارش، فرشتے اور روزی اترتی ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے اور آسمان کی طرف چڑھنے والے فرشتوں، بندوں کے اعمال اور ان کی روحوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا اور جو اس کے حضور توبہ کرے، اس کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

(3) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، انھوں نے کہا: ہم پر قیامت کبھی نہیں آئے گی۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! جس قیامت کو تم جھٹلاتے ہو، وہ تم پر ضرور آئے گی لیکن اس کا وقت صرف اللہ جانتا ہے۔ وہی پاک رب قیامت وغیرہ غیب کی چیزوں کا علم رکھتا ہے۔ اس پاک ذات کے علم سے آسمانوں اور زمین میں سب سے چھوٹی چیونٹی کے وزن کے برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں اور مذکورہ چیز سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اس سے چھپی نہیں بلکہ وہ واضح کتاب میں درج ہے اور وہ ہے لوحِ محفوظ جس میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز لکھی گئی ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں جو بھی درج فرمایا، وہ اس لیے ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ انھی صفات کے حامل یہ لوگ ہیں جن کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے، وہ ان گناہوں کی بنا پر ان کی پکڑ نہیں کرے گا اور ان کے لیے عزت والی روزی ہے اور وہ ہے قیامت کے دن اس کی جنت۔

(5) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو باطل قرار دینے کے لیے سرتوڑ کوششیں کیں اور ان کے بارے میں کہا: یہ جادو ہے، اور ہمارے رسول ﷺ کے بارے میں کہا: وہ کاہن، جادوگر اور شاعر ہے۔ مذکورہ بالا صفات کے حامل لوگوں ہی کے لیے قیامت کے دن بدترین اور نہایت سخت عذاب ہوگا۔

(6) اہلِ علم صحابہ اور اہلِ کتاب کے ایمان لانے والے علماء اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف جو وحی نازل کی، وہ حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور وہ اس سب پر غالب رب کے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا، جو دنیا و آخرت میں قابلِ تعریف ہے۔

(7) کافروں نے رسول اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کا مذاق اڑاتے اور اس پر حیران ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے کہا: کیا ہم تمھیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بتلائیں جو تمھیں خبر دیتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے تو عنقریب تمھیں تمھاری موت کے بعد زندہ کرکے اٹھایا جائے گا؟

فوائد: ❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم اس قدر وسیع ہے کہ اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

❀ اہلِ علم کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔

❀ مشرکوں کا جسموں کے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار درحقیقت اس اللہ کی قدرت کا انکار ہے جس نے انھیں پیدا کیا۔

أَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿٨﴾ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلٰى مَا
بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنْ نَّشَأْ نَخْسِفْ
بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۗ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۘ ع 1/9/7
يٰجِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ أَنِ اعْمَلْ
سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۗ إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ
أَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۗ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ
رَبِّهٖ ۗ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾
يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۗ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۗ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ
إِلَّا دَآبَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ
أَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾

(8) انھوں نے کہا: کیا اس آدمی نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا ہے کہ وہ موت کے بعد ہمارے دوبارہ اٹھائے جانے کے متعلق عجیب وغریب گمان رکھتا ہے یا وہ پاگل ہے جو ایسی فضول باتیں کرتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں؟ معاملہ ایسے نہیں جیسے وہ خیال کرتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ قیامت کے دن سخت عذاب میں ہوں گے اور وہ دنیا میں حق سے ہٹے ہوئے دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

(9) دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے یہ لوگ کیا اس زمین کو نہیں دیکھتے جو ان کے سامنے ہے اور اس آسمان کو نہیں دیکھتے جو ان کے پیچھے ہے؟ اگر ہم ان کے قدموں کے نیچے سے زمین دھنسانا چاہیں تو دھنسا دیں اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرانا چاہیں تو ضرور ان پر گرا دیں۔ بلاشبہ اس میں ہر اس بندے کے لیے قطعی اور یقینی نشانی ہے جو کثرت سے اپنے رب کی اطاعت کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل حاصل کرتا ہے۔ سو جو اللہ اس بات پر قادر ہے، وہ تمھاری موت اور تمھارے جسموں کے ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد تمھیں دوبارہ اٹھانے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

(10) یقیناً ہم نے داود علیہ السلام کو اپنے فضل سے نبوت اور بادشاہت عطا کی اور پہاڑوں سے کہا: اے پہاڑو! داود کے ساتھ تسبیح کرو اور ہم نے پرندوں کو بھی یہی حکم دیا اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا تاکہ وہ اس سے اپنی مرضی کے اوزار بنائے۔

(11) اے داود! تم کھلی کھلی زرہیں بناؤ جو تمھارے جنگجوؤں کو ان کے دشمن کے وار سے بچائیں اور کیل، کڑیوں کی مناسبت سے بناؤ۔ نہ زیادہ باریک ہوں کہ ان میں ٹھہریں ہی نہ اور نہ زیادہ موٹے ہوں کہ کڑیوں میں داخل نہ ہو سکیں۔ تم سب نیک کام کیا کرو۔ بلاشبہ جو کام تم کرتے ہو، میں انھیں دیکھ رہا ہوں۔ تمھارا کوئی عمل مجھ سے چھپا ہوا نہیں اور میں ضرور تمھیں ان کی جزا دوں گا۔

(12) ہم نے ہوا کو سلیمان بن داود علیہما السلام کے تابع کر دیا کہ وہ صبح ایک مہینے کی مسافت طے کرتی اور شام کو ایک مہینے کی مسافت طے کرتی۔ ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا تاکہ وہ تانبے سے جو چاہے بنائے اور ہم نے جنات اس کے تابع کر دیے جو اس کے رب کے حکم سے اس کے سامنے کام کرتے۔ جو جن ہمارے دیے گئے حکم کے مطابق کام کرنے سے منہ موڑتا، اسے ہم بھڑکتی آگ کا عذاب چکھاتے۔

(13) سلیمان علیہ السلام ان جنوں سے جو کام کروانا چاہتے، وہ ان کے لیے وہی کام کرتے تھے، جیسے نماز کے لیے مساجد، محلات، اپنی مرضی کی تصویریں، اپنی چاہت کے مطابق پانی کے بڑے بڑے حوضوں جیسے پیالے اور چولہوں پر دھری کھانا پکانے والی دیگیں جو بہت بڑی ہونے کی وجہ سے ہل نہیں سکتی تھیں۔ ہم نے ان سے کہا: اے آلِ داود! اللہ نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، ان کے شکریے میں نیک عمل کرو اور میرے انعامات پر میرے بندوں میں سے بہت تھوڑے میرے شکر گزار رہیں۔

(14) پھر جب ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی موت کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کا وہ عصا کھا گیا جس پر وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر جب وہ گر پڑے تو جنوں پر واضح ہوا کہ وہ غیب نہیں جانتے تھے کیونکہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت والے عذاب میں زیادہ دیر مبتلا نہ رہتے۔ اس سے وہ مشقت والے کام مراد ہیں جو وہ سلیمان علیہ السلام کے لیے یہ سمجھ کر کرتے رہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر کیا جو داود اور ان کے بیٹے سلیمان علیہما السلام پر کیے تو ساتھ ہی ان انعامات کا ذکر کر دیا جو اس نے سبا والوں پر کیے۔ فرق یہ ہے کہ داود اور سلیمان علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اہلِ سبا نے اس کی ناشکری کی، چنانچہ فرمایا:

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی داود علیہ السلام کو نبوت اور بادشاہت دے کر اور پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر کے کہ وہ ان کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے، نیز ان کے لیے لوہا نرم کر کے انھیں عزت بخشی۔
❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کو نبوت و بادشاہت دے کر عزت و تکریم سے نوازا۔ ❀ نعمتوں کا تقاضا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جائے۔
❀ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جنوں یا ان کے علاوہ کسی مخلوق کے بارے میں یہ دعویٰ بے بنیاد ہے کہ انھیں غیب کا علم حاصل ہے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ۥ
كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ
غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ
قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً
وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾
فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ
اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ
اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَ
ع 12 8 رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۧ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي
الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

(15) قبیلہ سبا والے جن بستیوں میں رہتے تھے، ان کے لیے ان بستیوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اور اس کے ان پر ہونے والے انعامات کی واضح نشانیاں موجود تھیں اور وہ تھے دو باغ۔ ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب۔ ہم نے ان سے کہا: اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ یہ عمدہ شہر ہے اور اللہ بے حد بخشنے والا رب ہے جو اپنی طرف رجوع کرنے والے ہر شخص کے گناہ معاف کرتا ہے۔

(16) مگر انھوں نے اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے سے منہ پھیر لیا تو ہم نے انھیں یہ سزا دی کہ ان کی نعمتوں کو عذاب اور سزا میں بدل دیا، چنانچہ ہم نے ان پر زور دار سیلاب بھیج دیا جس نے ان کا بند توڑ دیا اور ان کی کھیتیوں کو ڈبو دیا۔ ہم نے ان کے دونوں باغوں کو ایسے باغوں میں تبدیل کر دیا جو کڑوا پھل دیتے تھے جن میں بکثرت جھاؤ کے بے پھل درخت اور کچھ بیری کے درخت اُگ آئے۔

(17) یہ تبدیلی، جس میں ہم نے ان سے نعمتیں چھین لیں، ان کے کفر کرنے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے منہ موڑنے کی وجہ سے ظاہر ہوئی اور ایسی سخت سزا ہم صرف ان لوگوں کو دیتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کے بہت زیادہ منکر اور اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہوں۔

(18) ہم نے یمن میں بسنے والے اہلِ سبا اور شام کی ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی، قریب قریب کئی بستیاں آباد کر رکھی تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ وہ بغیر کسی مشقت کے ایک بستی سے دوسری بستی تک چلتے حتی کہ شام پہنچ جاتے۔ ہم نے ان سے کہا: تم ان میں رات اور دن کے وقت جب چاہو امن وامان سے چلو پھرو، تمھیں دشمن اور بھوک پیاس کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ (19) مگر انھوں نے مسافت کی قربت والی نعمت الٰہی کو حقیر جانا اور کہا: اے ہمارے رب! ان بستیوں کو ختم کر کے ہمارے سفروں میں دوری پیدا کر دے حتی کہ ہم بھی سفروں کی مشقت کا مزہ چکھیں اور ہماری سواریوں کی خصوصیات ظاہر اور نمایاں ہوں۔ انھوں نے اللہ کی نعمت کی ناقدری کر کے، اس کے شکر سے منہ پھیر کے اور اپنے فقراء سے حسد کر کے خود پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں افسانے بنا دیا جنھیں ان کے بعد والے بیان کرتے ہیں۔ ہم نے انھیں مختلف شہروں میں جدا جدا کر کے اس طرح بکھیر دیا کہ وہ ایک دوسرے سے مل نہ سکتے تھے۔ بلاشبہ اہلِ سبا پر انعام اور پھر ان کی ناشکری اور تکبر کی وجہ سے ان سے بدلہ لینے کے اس مذکورہ واقعے میں ہر اس شخص کے لیے یقینی عبرت ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے، اس کی نافرمانی سے بچنے اور آزمائشوں پر بہت صبر کرنے والا اور اپنے اوپر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت زیادہ قدردان ہو۔ (20) یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچا کر دکھایا کہ وہ انھیں حق سے بھٹکانے اور گمراہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ سو انھوں نے کفر اور گمراہی میں اس کی اطاعت گزاری کی سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے جنھوں نے اس کی پیروی نہ کر کے اس کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ (21) ابلیس کا ان پر کوئی زور اور دباؤ نہیں تھا کہ وہ انھیں زبردستی گمراہ کرتا۔ وہ تو صرف ان کے لیے گناہ پُرکشش بنا تا رہا اور انھیں بہکا تا رہا اور انھیں بہکانے کی ہم نے اسے اجازت دی ہے تا کہ ہم معلوم کر لیں کہ آخرت اور اس کی جزا و سزا پر کون ایمان رکھتا ہے اور کون آخرت کے بارے میں شک میں مبتلا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔ وہ اپنے بندوں کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور ان پر انھیں جزا بھی دے گا۔ (22) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: انھیں بلاؤ جن کے بارے میں تمھارا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا تمھارے معبود ہیں تا کہ وہ تمھیں نفع دیں یا تم سے تکلیف دور کر دیں۔ وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ برابر وزن کے بھی مالک نہیں اور نہ ان میں اللہ کے ساتھ ان کی کوئی شراکت ہے اور نہ اللہ کا کوئی معاون ہے جو اس کی مدد کرے۔ وہ شریکوں اور مددگاروں سے بے نیاز ہے۔

فوائد: ❀ شکر کرنے سے نعمتیں محفوظ ہوتی اور ناشکری سے چھن جاتی ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان امن وامان بھی ہے۔ ❀ صحیح ایمان اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کو شیطان کے بہکاووں سے بچاتا ہے۔ ❀ شرک کے اسباب اور چور دروازوں کو واضح طور پر باطل قرار دیا گیا، جیسے یہ گمان کہ بتوں کو اختیار حاصل ہے یا اللہ کے شراکت دار ہیں یا اللہ کے مددگار ہیں یا اللہ کے حضور سفارش کرتے ہیں۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ
عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ
اِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی هُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ
عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ
بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ
بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً
لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَیَقُوْلُوْنَ
مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا
النصف تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ ع 3/9
كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ؕ وَلَوْ
تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ یَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضِ
اِۨلْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ
لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ
صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰی بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾

(23) اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش بھی کچھ نفع نہیں دیتی سوائے ان کے جن کے لیے وہ اجازت دے۔ وہ اپنی عظمت کی بنا پر سفارش کرنے کی اجازت صرف اسے دیتا ہے جسے وہ پسند کرے۔ اس کی عظمت کا عالم یہ ہے کہ جب وہ آسمان میں کلام فرماتا ہے تو فرشتے اس کے کلام کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پر مارتے ہیں یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ فرشتے جبریل علیہ السلام سے کہتے ہیں: تمھارے رب نے کیا کہا ہے؟ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں: اس نے حق فرمایا ہے اور وہ اپنی ذات اور غلبے میں نہایت بلند ہے۔ وہ ایسا بڑا ہے کہ ہر چیز اس سے کمتر ہے۔

(24) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: آسمانوں سے بارش نازل کر کے اور زمین سے اناج، کھیتیاں اور پھل وغیرہ اگا کر تمھیں کون رزق دیتا ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ ہی ہے جو تمھیں ان سے روزی دیتا ہے اور اے مشرکو! ہم یا تم میں سے ایک فریق ہر صورت میں ہدایت پر ہے یا سیدھے راستے سے واضح طور پر ہٹا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہدایت یافتہ مومن ہی ہیں اور بلاشبہ گمراہ مشرک ہی ہیں۔

(25) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: روزِ قیامت تم سے ہمارے ان گناہوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا جو ہم نے کیے اور نہ ہم سے تمھارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(26) ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، پھر ہمارے اور تمھارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا، پھر واضح کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔ وہی حاکم ہے جو عدل کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ اچھی طرح جاننے والا ہے کہ اُسے کیا فیصلہ کرنا ہے۔

(27) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بھی تو دکھاؤ جنھیں تم اللہ کے شریک بنا کر اس کے ساتھ اس کی عبادت میں شریک ٹھہراتے ہو۔ ہرگز ایسا نہیں جیسا تمھارا تصور اور خیال ہے کہ اس کے شریک ہیں بلکہ وہ اللہ ہی سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا جو اپنے پیدا کرنے، مقدر ٹھہرانے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

(28) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا۔ آپ پرہیزگاروں کو خوشخبری دینے والے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے اور کافروں اور فاسقوں کو آگ سے ڈرانے والے ہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس بات کو نہیں جانتی۔ اگر انھیں اس کا علم ہوتا تو وہ آپ کو نہ جھٹلاتے۔

(29) مشرکوں کو جس عذاب سے ڈرایا جاتا ہے، وہ اس کی جلدی مچاتے ہوئے کہتے ہیں: یہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ وہ برحق ہے؟

(30) اے رسول (ﷺ)! عذاب کی جلدی مچانے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: تمھارے لیے وعدے کا ایک دن مقرر ہے جس سے ایک لمحہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ ایک لمحہ اس سے آگے بڑھ سکتے ہو اور وہ دن قیامت کا دن ہے۔

(31) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے جس کے بارے میں محمد (ﷺ) خیال کرتے ہیں کہ وہ ان پر نازل ہوا ہے اور نہ ہم اگلی آسمانی کتابوں پر ایمان لائیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! کاش آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انھیں قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے حساب کتاب کے لیے روکا گیا ہوگا۔ وہ ایک دوسرے سے تکرار کر رہے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو الزام دے رہا اور ملامت کر رہا ہوگا۔ پیروی کرنے والے وہ لوگ جنھیں کمزور سمجھا گیا، اپنے ان سرداروں سے کہیں گے جنھوں نے دنیا میں انھیں کمزور سمجھا: اگر تم نے ہمیں گمراہ نہ کیا ہوتا تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنے والے ہوتے۔ (32) حق سے تکبر کرنے والے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، اپنے ان پیروکاروں سے کہیں گے جنھیں انھوں نے کمزور سمجھا: کیا ہم نے تمھیں اس ہدایت سے روکا تھا جو محمد (ﷺ) تمھارے پاس لائے تھے؟ نہیں بلکہ تم خود ظالم، فسادی اور بگاڑ پیدا کرنے والے تھے۔

فوائد: ❀ جسے دعوت دی جائے، اس کے ساتھ لطف و کرم والا معاملہ کرنا چاہیے تاکہ وہ عناد اور تکبر کی آڑ نہ لے۔ ❀ ہدایت والا ہدایت کی بنا پر ہمیشہ بلندی اور رفعت کو چھوتا ہے جبکہ گمراہ ہمیشہ اپنی گمراہی میں گم حقیر و ذلیل رہتا ہے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ تمام انسانوں اور جنوں کے رسول ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ
4 ع 6 10 كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ
مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَ
قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ
إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ
عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ
جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿٣٧﴾ وَ
الَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ
يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا
ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾

(33) جن پیروکاروں کو ان کے سرداروں نے کمزور سمجھا، وہ اپنے ان پیشواؤں سے کہیں گے جو حق سے تکبر کرنے والے تھے: بلکہ ہمیں ہدایت سے تمھارے دن رات کے اس مکر وفریب نے روکا جو تم ہمارے ساتھ کرتے تھے جب تم ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے سوا دیگر مخلوقات کی عبادت کا حکم دیتے تھے۔ جب وہ عذاب دیکھیں گے اور جان لیں گے کہ انھیں عذاب ہونے والا ہے تو اس پچھتاوے کو چھپائیں گے جو دنیا میں کفر پر قائم رہنے سے انھیں ہوگا۔ ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ یہ سزا انھیں دنیا میں کیے گئے ان اعمال ہی کی بنا پر دی جائے گی جو وہ غیر اللہ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے کرتے تھے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو آپ کی قوم نے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لیے آپ کو یہ بتایا کہ جھٹلانا آپ سے پہلی امتوں کا بھی وتیرہ رہا ہے، چنانچہ فرمایا:

(34) ہم نے بستیوں میں سے جس بستی میں بھی اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے کوئی رسول بھیجا تو اقتدار اور مال و دولت والے خوشحال لوگوں نے کہا: اے رسولو! تمھیں جو دے کر بھیجا گیا ہے، ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔

(35) ان شان وشوکت رکھنے والوں نے فخر وغرور سے کہا: ہمارے پاس مال و اولاد بہت زیادہ ہے اور تمھارا یہ خیال جھوٹا ہے کہ ہمیں عذاب ہوگا۔ ہمیں دنیا میں سزا ملے گی نہ آخرت میں عذاب ہوگا۔

(36) اے رسول (ﷺ)! ملنے والی نعمتوں پر غرور کرنے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: میرا رب جس کا چاہے رزق کھلا کرتا ہے یہ امتحان لینے کے لیے کہ کیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری، اور وہ جس کی روزی چاہے تنگ کر دیتا ہے یہ جانچنے کے لیے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا ناراض ہوتا ہے، لیکن لوگوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی کہ اللہ کمال حکمت والا ہے۔ وہ ہر فیصلہ ہی کمال حکمت کے ساتھ کرتا ہے۔ جس نے اس کی حکمت کو جانا سو جانا اور جو جاہل رہا سو جاہل رہا۔

(37) تمھارے مال اور تمھاری اولاد جن پر تم فخر کرتے ہو، یہ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سرٹیفکیٹ نہیں، مگر جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے تو وہ دوہرا اجر سمیٹے گا، چنانچہ مال کے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور اولاد کے اس کے لیے دعا کرنے سے اسے اللہ کا قرب حاصل ہوگا، لہٰذا انھی نیک عمل کرنے والے مومنوں کے لیے ان کی نیکیوں کا دوگنا ثواب ہے اور وہ جنت کے بالا خانوں میں ہر اس عذاب سے امن میں ہوں گے جس سے وہ ڈرتے تھے اور انھیں موت اور نعمتوں کے چھن جانے کا خوف بھی نہیں ہوگا۔

(38) کافر جو لوگوں کو ہماری آیتوں سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اپنے اہداف و مقاصد حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں، یہ دنیا میں ناکام ہوں گے اور آخرت میں ان کو عذاب دیا جائے گا۔

(39) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جس کا رزق چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ تم جو چیز بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ دنیا میں تمھیں اس سے بہتر چیز عطا کر کے اس کا بدلہ دے گا اور آخرت میں بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے، لہٰذا جس نے رزق مانگنا ہو، وہ اسی پاک ذات کی طرف رجوع کرے۔

(40) اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کرے گا، پھر مشرکوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تمھاری عبادت کرتے تھے؟

فوائد: ❀ پیروی کرنے والوں اور جن کی پیروی کی گئی، ان کا ایک دوسرے سے براءت کا اظہار کسی ایک فریق کو بھی اس کی ذمے داری سے بری نہیں کرتا۔ ❀ خوشحالی (اکثر و بیشتر) انسان کو حق قبول کرنے اور اسے ماننے سے دور لے جاتی ہے۔ ❀ مومن کو اس کا مال اور اولاد نفع دے گی جبکہ کافر ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ ❀ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دنیا میں نعم البدل (اچھا متبادل) ملتا ہے اور آخرت میں اچھی جزا ملتی ہے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ
الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ
النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ
يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾
وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ
مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ
مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ 5 ع 9 11
اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ
فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾

(41) فرشتے کہیں گے: تیری ذات پاک اور بے عیب ہے۔ تو ہمارا ولی ہے نہ کہ یہ (مشرک)، ہمارے اور ان کے درمیان کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ مشرک تو شیطانوں کی عبادت کرتے تھے جو ان کے سامنے فرشتے بن کر آتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے تھے۔ ان کی اکثریت انھی پر یقین رکھتی تھی۔

(42) حشر اور حساب کتاب کے دن یہ معبود ان کو جنھوں نے دنیا میں اللہ کے سوا ان کی عبادت کی، نفع دینے کے مالک ہوں گے نہ انھیں کوئی نقصان پہنچا سکیں گے۔ جن لوگوں نے کفر اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، ہم ان سے کہیں گے: تم اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

(43) جب ان جھٹلانے والے مشرکوں کے سامنے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی شک وشبہ سے پاک اور واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں: یہ آدمی جو یہ آیتیں لایا ہے، صرف یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمھارے باپ دادا کے طریقے سے دور کردے۔ انھوں نے کہا: یہ قرآن تو سراسر جھوٹ ہے جسے اس نے اللہ پر گھڑ لیا ہے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے پاس جب اللہ کی طرف سے قرآن آیا تو انھوں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے کیونکہ یہ میاں بیوی اور باپ بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔

(44) اے رسول (ﷺ)! نہ تو ہم نے انھیں کوئی کتابیں دے رکھی ہیں جنھیں وہ پڑھتے ہوں اور وہ ان کی راہنمائی کرتی ہوں کہ یہ قرآن جھوٹ ہے جسے محمد ﷺ نے گھڑ لیا ہے اور نہ ہم نے آپ سے پہلے ان کی طرف کوئی رسول بھیجا ہے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہو۔

(45) اگلی امتوں نے بھی جھٹلایا، جیسے عاد، ثمود اور قوم لوط اور آپ کی قوم کے مشرک تو اس قوت وطاقت، عزت وشہرت اور مال و تعداد کا عشرِ عشیر بھی نہیں رکھتے جو ان اگلی امتوں کو حاصل تھا، پھر ان سب نے اپنے اپنے رسول کو جھٹلایا تو ان کے مال، قوت اور تعداد نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا اور ان پر میرا عذاب آ گیا۔ پھر اے رسول (ﷺ)! دیکھیے میرا ان پر انکار کرنا اور انھیں عذاب دینا کیسا رہا۔

(46) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: بس میں تمھیں ایک ہی چیز کی طرف توجہ دلاتا اور اس کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنی خواہشات ایک طرف رکھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے واسطے دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو جاؤ اور پھر اپنے ساتھی (محمد ﷺ) کی سیرت کے متعلق سوچو اور ان کی عقل و دانش، سچائی اور امانت کے بارے میں تم جو کچھ جانتے ہو، اس میں غور و فکر کرو تاکہ تم پر واضح ہو کہ ان کو بالکل کوئی جنون نہیں۔ وہ تو تمھیں ایک بڑے سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والے ہیں۔ اگر تم نے اللہ کے حضور شرک سے توبہ نہ کی تو وہ عذاب تمھیں لپیٹ میں لے لے گا۔

(47) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: جو ہدایت اور خیر میں تمھارے پاس لایا ہوں، اس کے عوض جو بدلہ یا مزدوری میں تم سے مانگتا ہوں، اگر بالفرض اس کا وجود ہے، تو وہ تم لے لو۔ میرا بدلہ تو صرف اللہ اکیلے کے ذمے ہے اور وہ پاک رب ہر چیز پر گواہ ہے۔ وہ گواہی دے گا کہ میں نے تمھیں پیغام پہنچا دیا ہے اور وہ تمھارے اعمال پر بھی گواہ ہے اور تمھیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے باطل پرستوں اور مشرکوں کے خلاف دلائل ذکر کیے تو واضح کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے، چنانچہ فرمایا:

(48) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیجیے: بلاشبہ میرا رب حق کو باطل پر مسلط کرتا ہے تو وہ اسے باطل قرار دے دیتا ہے۔ وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور نہ اس کے بندوں کے اعمال اس سے چھپے ہوئے ہیں۔

فوائد: ❀ باپ دادا کی اندھی تقلید ہدایت سے بہت دور لے جاتی ہے۔ ❀ خواہشات کی قید سے آزاد ہو کر غور وفکر کرنا صحیح فیصلے اور درست رائے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے اجرت کا منتظر نہیں ہوتا، وہ لوگوں کے رب سے اجر کی امید رکھتا ہے۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝٤٩ قُلْ إِنْ
ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ
إِلَيَّ رَبِّيْ ۭ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝٥٠ وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ
وَأُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝٥١ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَأَنّٰى لَهُمُ
التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝٥٢ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ
وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝٥٣ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا
6 ع 12 يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝٥٤

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّأَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا
أُولِيْٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۭ إِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ
لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٢
يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۭ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۡ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٣

(49) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: حق آ گیا ہے اور وہ ہے اسلام، اور باطل ختم ہو گیا جس کا کوئی اثر یا قوت ظاہر نہیں ہوتی اور نہ وہ دوبارہ ابھر سکے گا۔

(50) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہیں: جو دین میں تمھیں پہنچا رہا ہوں، اگر میں اس میں حق سے بھٹک گیا تو میری گمراہی کا وبال مجھ ہی پر ہے۔ تمھیں اس کا کوئی نقصان نہیں اور اگر میں راہ ہدایت پا جاؤں تو وہ اس وحی کے سبب ہے جو میرا پاک رب میری طرف کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا ہے، اس طرح قریب ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں، اس کا سننا اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔

(51) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ وہ منظر دیکھیں جب قیامت کے دن عذاب دیکھ کر یہ جھٹلانے والے گھبرائے ہوئے ہوں گے اور ان کے لیے اس سے بھاگنے کی راہ ہوگی نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی جس کا وہ سہارا لے سکیں اور وہ پہلی فرصت میں قریب کی جگہ ہی سے بآسانی گرفتار کر لیے جائیں گے۔ اگر آپ وہ منظر دیکھیں تو یقیناً آپ عجیب صورت حال کا مشاہدہ کریں گے۔

(52) اور جب وہ اپنا انجام دیکھیں گے تو کہیں گے: ہم قیامت کے دن پر ایمان لائے مگر اب ایمان تک رسائی اور ایمان لانا ان کے لیے کیسے ممکن ہے جبکہ وہ قبولِ ایمان کی جگہ سے بہت دور ہو چکے کہ وہ دنیا جو دار العمل (عمل کی جگہ) تھی، جزا والی جگہ نہ تھی، اس سے نکل کر اب آخرت کے گھر میں آ چکے ہیں جو دار الجزاء ہے، عمل کی جگہ نہیں۔

(53) اب وہ ایمان کیسے لا سکتے ہیں اور ان سے ایمان کیسے قبول کیا جا سکتا ہے جبکہ دنیا کی زندگی میں وہ اس سے انکار کرتے رہے اور حق کو تسلیم کرنے کے بجائے دور دراز سے محض گمان کے تیر پھینکتے رہے جیسے رسول ﷺ کے بارے میں کہتے رہے کہ یہ جادوگر، کاہن اور شاعر ہے؟ (54) ان جھٹلانے والوں کو زندگی کی لذتیں حاصل کرنے سے جن کی وہ خواہش کریں گے، روک دیا جائے گا اور انھیں کفر سے توبہ کا موقع دیا جائے گا نہ ان کے لیے آگ سے نجات کی کوئی صورت ہوگی، نیز دنیا کی طرف انھیں لوٹنے بھی نہیں دیا جائے گا جیسا کہ ان سے پہلے ان جیسی جھٹلانے والی امتوں کے ساتھ کیا گیا۔ بلاشبہ وہ رسولوں کی لائی ہوئی توحید باری تعالیٰ اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں ایسے شک و تردد کا شکار تھے جو ان کے کفر کا باعث بنا۔

سورۂ فاطر مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: بندوں کا مطلق طور پر آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے کا محتاج ہونا اور اس کی ان سے کمال بے نیازی۔

تفسیر: (1) تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ وہ جس نے اپنے تقدیری حکم نافذ کرنے کے لیے فرشتوں میں سے کئی پیغام رساں بنائے اور ان میں سے وہ بھی ہے جو انبیاء علیہم السلام کو وحی پہنچاتا ہے۔ اس نے انھیں وہ امانت ادا کرنے کی صلاحیت و قوت بھی عطا کی جو انھیں سونپی گئی، چنانچہ ان میں دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے فرشتے ہیں جن کے ساتھ وہ اللہ کے دیے گئے حکم کے نفاذ کے لیے اڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے اعضاء، حسن اور آواز میں سے جو چاہے بڑھاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ (2) بلاشبہ ہر چیز کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، چنانچہ وہ لوگوں کے لیے رزق، ہدایت اور سعادت وغیرہ نعمتوں کے جو دروازے کھول دے تو کوئی ان نعمتوں کو روک نہیں سکتا اور ان میں سے جسے وہ روک لے تو اس کے روکنے کے بعد کوئی بھی اسے جاری کرنے والا نہیں۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ (3) اے لوگو! اپنی زبان، دل اور اپنے اعضاء سے عمل کر کے اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں۔ کیا اللہ کے سوا تمھارا کوئی اور خالق ہے جو آسمان سے تم پر بارش نازل کر کے تمھیں رزق دے اور زمین سے پھل اور کھیتیاں وغیرہ اگا کر تمھاری روزی کا انتظام کرے؟ اس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔ اس کے بعد تم اس حق سے کہاں پھیرے جاتے ہو۔ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہو اور یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ کے شریک ہیں، حالانکہ وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا اور رزق عطا کیا؟

فوائد: ❀ قیامت کے دن کافروں کی گھبراہٹ کا منظر بہت ہولناک ہوگا۔ ❀ دنیا میں ایمان لانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ دنیا ہی عمل کی جگہ ہے۔ ❀ فرشتوں کا عظیم الخلقت ہونا، ان کے عظیم خالق کی عظمت کی دلیل ہے۔

وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ
الۡاُمُوۡرُ ﴿٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ
الدُّنۡيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ﴿٥﴾ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَكُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡهُ
عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدۡعُوۡا حِزۡبَهٗ لِيَكُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ﴿٦﴾ اَلَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ۬ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ
مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ﴿٧﴾ اَفَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ (ع 1/7/13)
اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ
عَلَيۡهِمۡ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿٨﴾ وَاللّٰهُ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ
الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحۡيَيۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ
بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوۡرُ ﴿٩﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ
جَمِيۡعًا ؕ اِلَيۡهِ يَصۡعَدُ الۡكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ يَرۡفَعُهٗ ؕ وَ
الَّذِيۡنَ يَمۡكُرُوۡنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَمَكۡرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ
يَبُوۡرُ ﴿١٠﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمۡ
اَزۡوَاجًا ؕ وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنۡ
مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ﴿١١﴾

4 اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلائے تو اس پر صبر کریں کیونکہ آپ پہلے رسول نہیں جنھیں ان کی قوم نے جھٹلایا۔ یقیناً آپ سے پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا، جیسے قومِ عاد، قومِ ثمود اور قومِ لوط۔ تمام کام صرف اللہ اکیلے کی طرف لوٹائے جاتے ہیں، چنانچہ وہ جھٹلانے والوں کو ہلاک کرتا اور اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرتا ہے۔

5 اے لوگو! بلاشبہ اللہ نے قیامت کے دن دوبارہ اٹھانے اور جزا دینے کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، لہٰذا دنیا کی زندگی کی لذتیں اور خواہشیں تمھیں نیک اعمال کے ذریعے سے اس دن کی تیاری کرنے سے دھوکے میں نہ رکھیں اور شیطان، باطل کو بنا سنوار اور خوشنما بنا کر اور دنیا کی زندگی کی طرف مائل کر کے تمھیں کوئی فریب نہ دے۔

6 اے لوگو! بلاشبہ شیطان تمھارا ازلی دشمن ہے، اس لیے اس کی مخالفت پر کاربند رہ کر اسے دشمن بنا کے رکھو۔ شیطان تو اپنے پیروکاروں کو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی طرف ہی بلاتا ہے تاکہ قیامت کے دن ان کا انجام یہ ہو کہ وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں۔

7 جنھوں نے شیطان کی پیروی میں اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے زبردست عذاب ہے اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے اور ان کے لیے اس کی طرف سے بہت بڑا اجر ہے اور وہ ہے جنت۔

8 بلاشبہ جس کے لیے شیطان نے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا اور وہ اسے اچھا سمجھ بیٹھا، وہ اس کی طرح نہیں ہوسکتا جس کے لیے اللہ نے حق خوشنما بنا دیا اور اس نے اسے حق ہی سمجھا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں، اس لیے اے رسول (ﷺ)! ان گمراہوں کے بھٹکنے کے غم میں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ بلاشبہ اللہ پاک اسے خوب جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں۔

9 اور اللہ وہ ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو یہ ہوائیں بادلوں کو حرکت دیتی ہیں، پھر ہم ان بادلوں کو ایسی زمین کی طرف لے گئے جس میں نباتات نہیں تھیں تو ہم نے اس پانی کے ذریعے سے اس میں نباتات اگائیں اور اس زمین کے بنجر ہونے کے بعد اسے زندہ کر دیا۔ جس طرح ہم نے اس بنجر زمین میں نباتات اگا کر اسے زندہ کر دیا، اسی طرح قیامت کے دن مردوں کو بھی زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

10 جو دنیا یا آخرت میں عزت چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ صرف اللہ سے مانگے۔ ان دونوں کی عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ اسی کی طرف اس کا پاکیزہ ذکر چڑھتا ہے اور بندوں کے نیک اعمال اس (پاکیزہ ذکر) کو اس کی طرف بلند کرتے ہیں۔ جو لوگ بری سازشیں کرتے ہیں، جیسے رسول اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش، ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے اور ان کافروں کا مکر و فریب ناکام و نامراد ہو جائے گا اور ان کا برا مقصد کبھی پورا نہ ہوگا۔

11 اور اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمھارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمھیں نطفے سے پیدا کیا، پھر تمھیں مذکر و مؤنث بنا دیا، تم آپس میں جوڑے بناتے ہو۔ کوئی عورت اپنے پیٹ میں جو بچہ اٹھاتی ہے اور جو بچہ جنتی ہے، وہ سب اللہ پاک کے علم میں ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ اس کی مخلوق میں سے جس کسی کی عمر کم یا زیادہ ہوتی ہے تو وہ لوحِ محفوظ میں درج ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہ مذکورہ امور، یعنی تمھیں مٹی سے پیدا کرنا، کئی مراحل سے گزار کر تمھیں وجود بخشنا اور لوح محفوظ میں تمھاری عمروں کا لکھنا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہیں۔

فوائد: ❀ پہلے رسولوں اور ان کی قوموں کے واقعات ذکر کر کے رسول اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔

❀ حق سے منہ پھیرنے کا ایک سبب دنیا کے دھوکے کا شکار ہونا ہے۔

❀ شیطان کو دشمن بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے بچاؤ میں مدد دینے والے اسباب اختیار کیے جائیں، جیسے اللہ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، اطاعت کے کام کرنا اور گناہوں کو چھوڑ دینا۔

❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ علو کا اثبات، یعنی اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ اوپر عرش پر ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ
هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا
يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ
سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ
وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى النّصف 2 ع 7 14
اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَ
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا
لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ
وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

(12) دو سمندر برابر نہیں: ان میں سے ایک انتہائی میٹھا ہے، اپنی مٹھاس کی وجہ سے پینے میں خوشگوار، اور دوسرا نمکین نہایت کڑوا جسے پینا اس کی شدید کڑواہٹ کی وجہ سے ناممکن ہے۔ تم مذکورہ بالا دونوں طرح کے سمندروں سے تازہ گوشت مچھلی کی صورت میں حاصل کرتے اور کھاتے ہو، نیز ان سے موتی اور مرجان نکالتے ہو جنھیں تم بطور زینت پہنتے ہو۔ اے نظارہ کرنے والے! تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ سمندر کی لہروں کو چیرتی ہوئی آتی جاتی ہیں تاکہ تم تجارت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ اللہ نے تم پر جو بہت زیادہ انعامات کیے ہیں، ان پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

(13) اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتا ہے تو وہ بڑا ہو جاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو وہ لمبی ہو جاتی ہے۔ اس پاک رب نے سورج اور چاند کو پابند کر دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مقرر وقت تک کے لیے چل رہا ہے اور اس وقت کو اللہ جانتا ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ جو یہ سب کچھ مقدر ٹھہراتا ہے اور چلاتا ہے، وہ اللہ ہے جو تمھارا رب ہے۔ بادشاہت صرف اسی اکیلے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے جتنی چیز کے بھی مالک نہیں، پھر تم میرے سوا ان کی عبادت کیسے کرتے ہو؟

(14) اگر تم اپنے معبودوں کو پکارو تو وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے کیونکہ وہ جمادات ہیں جن میں زندگی کا احساس اور سننے کی صلاحیت نہیں ہے۔ فرض کرو اگر وہ تمھاری پکار سن بھی لیں تو تمھیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور قیامت کے دن وہ تمھارے شرک سے اور تم ان کی جو عبادت کرتے ہو، اس سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے، چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ کو اللہ پاک سے زیادہ سچی خبریں کوئی نہیں دے گا۔

(15) اے لوگو! تم اپنے تمام معاملات و حالات میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو، اللہ تو بے نیاز ہے جو کسی چیز میں تمھارا محتاج نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لیے جو انتظام کرتا ہے، اس پر دنیا و آخرت میں قابل تعریف ہے۔

(16) اگر وہ پاک رب تمھیں ہلاک کر کے ختم کرنا چاہے تو ہلاک کر دے اور تمھاری جگہ کوئی اور مخلوق لے آئے جو اس کی عبادت کرنے والی ہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والی نہ ہو۔

(17) تمھیں ہلاک کر کے ختم کرنا اور تمھاری جگہ کسی اور مخلوق کو لانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے بالکل مشکل نہیں۔

(18) کوئی گناہ کرنے والا انسان کسی دوسرے گناہ گار کا گناہ اپنے ذمے نہیں لے گا بلکہ ہر گناہ گار اپنے گناہ کا بوجھ خود اٹھائے گا۔ اگر گناہوں کے بوجھ تلے دبا شخص کسی دوسرے کو گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا تو اس کے بوجھ میں سے ذرہ بھر بوجھ بھی کوئی نہیں اٹھائے گا، خواہ جسے وہ پکار رہا ہے وہ اس کا قریبی ہی ہو۔ اے رسول (ﷺ)! آپ تو اللہ کے عذاب سے صرف انھیں ڈرا سکتے ہیں جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انھوں نے نماز کامل طریقے سے ادا کی تو وہی لوگ آپ کے ڈرانے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو شخص گناہوں سے پاک ہو جائے ...... اور سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک ہے ...... تو وہ اپنے ہی لیے پاک ہوتا ہے کیونکہ اس کا نفع اسی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اطاعت سے بے نیاز ہے اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

فوائد: ❀ سمندروں کو تابع کرنا، دن اور رات کا ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور سورج چاند کو پابند کرنا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہیں لیکن لوگ ان نعمتوں کے عادی ہو چکے ہیں اور ان سے غافل رہتے ہیں۔ ❀ مشرکوں کی عقل ماری جاتی ہے جب وہ ایسے بتوں کو پکارتے ہیں جو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہونا انسان کی لازمی صفت ہے جبکہ غنیٰ اللہ تعالیٰ کی صفتِ کمال ہے۔

❀ تزکیۂ نفس (ذاتی پاکیزگی) کا انحصار خود انسان پر ہے، وہ چاہے تو اس کی حفاظت کرے اور چاہے تو اسے ضائع کر دے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ
إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي
الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ
بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾
وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ع 3 12 15
اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا
أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ
أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ
وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾

(19) کافر اور مومن مقام و مرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے جس طرح اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔

(20) نہ کفر اور ایمان برابر ہیں جیسے اندھیرے اور روشنی برابر نہیں۔

(21) نہ جنت اور جہنم اپنے اثرات میں برابر ہیں جیسا کہ سایہ اور گرم ہوا برابر نہیں۔

(22) مومن اور کافر برابر نہیں ہو سکتے جس طرح زندہ اور مردہ افراد برابر نہیں۔ بلاشبہ اللہ جسے ہدایت دینا چاہے، اسے سنا دیتا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان کافروں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں موجود مُردوں کی طرح ہیں۔

(23) آپ تو بس انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔

(24) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ آپ ایمان والوں کو اس عزت والے بدلے کی خوشخبری سنانے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کیا ہے اور کافروں کو اس دردناک عذاب سے ڈرانے والے ہیں جو اس نے ان کے لیے تیار کیا ہے۔ اگلی امتوں میں سے کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا تھا۔

(25) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلا دے تو اس پر صبر کریں کیونکہ آپ پہلے رسول نہیں ہیں جسے اس کی قوم نے جھٹلایا ہے۔ یقیناً ان سے پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا جیسے عاد، ثمود اور قومِ لوط نے۔ ان کے رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے اپنی صداقت کے واضح دلائل و معجزات لے کر آئے اور ان کے رسول ان کے غور وفکر اور تدبر کرنے والوں کے پاس صحیفے اور روشن کتابیں بھی لے کر آئے۔

(26) اس کے باوجود انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا اور اللہ کی طرف سے جو پیغام وہ رسول لائے تھے، انھوں نے اس کی تصدیق نہ کی تو میں نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جنھوں نے کفر کیا۔ سو غور وفکر کیجیے اے رسول (ﷺ)! میرا ان پر انکار کرنا کیسا تھا کہ میں نے انھیں برباد کر دیا۔

(27) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا، پھر درختوں کو اس سے سیراب کر کے ہم نے اس پانی کے ساتھ سرخ، سبز اور زرد وغیرہ مختلف رنگوں کے پھل نکالے۔ اور پہاڑوں کی مختلف پٹیاں ہیں، کوئی سفید ہے تو کوئی سرخ اور کئی گہری سیاہ ہیں۔

(28) اور اسی طرح آدمیوں، جانوروں اور چوپایوں (اونٹ، گائے اور بکری) میں بھی مذکورہ چیزوں کی طرح مختلف رنگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ کی تعظیم کرنے اور اس سے ڈرنے والے اس کے عالم بندے ہی ہیں کیونکہ وہ اس کی صفات، شریعت اور قدرت کے دلائل سے واقف ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اس کے بندوں میں سے جو اس کے حضور توبہ کرے، وہ اس کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

(29) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں جسے ہم نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس پر عمل کرتے ہیں اور انھوں نے اچھے طریقے سے نماز ادا کی اور جو رزق ہم نے انھیں دیا، اس میں سے چھپا کر اور علانیہ زکاۃ وغیرہ کی صورت میں خرچ بھی کیا۔ وہ ان اعمال سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی گھاٹے اور خسارے میں نہ ہوگی۔

فوائد: ❀ حق اور اہلِ حق کی باطل اور اہلِ باطل سے مماثلت اور برابری کی نفی کی گئی ہے۔

❀ ہمارے رسول ﷺ سے پہلے رسولوں کی کثرت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مخلوق کی ہٹ دھرمی اور سرکشی کی دلیل ہے۔

❀ جھٹلانے والوں کو ہلاک کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔

❀ ایمان کی صفت نفع بخش تجارت اور کفر کی صفت گھاٹے کی تجارت ہے۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ
شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا
الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ
وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ
فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا
لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ
لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ
الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن
4 ع 11 16 تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾

(30) تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اعمال کا پورا پورا ثواب دے اور اپنے فضل سے انھیں زیادہ دے، اور یہی اس کے لائق ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان صفات والوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان کے اچھے اعمال کی قدردانی کرنے والا ہے۔

(31) اے رسول ﷺ! ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کی ہے، وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے اگلی کتابوں کی تصدیق کے لیے نازل فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر، خوب دیکھنے والا ہے، چنانچہ وہ ہر امت کے رسول کی طرف ایسی وحی کرتا ہے جس کی انھیں اپنے دور میں ضرورت ہوتی ہے۔

(32) پھر ہم نے امت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو، جسے ہم نے ساری امتوں سے برگزیدہ بنایا، قرآن عطا فرمایا۔ اب ان میں سے کچھ تو حرام کردہ کام کر کے اور فرائض و واجبات ترک کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے واجبات کی ادائیگی کر کے اور حرام کو ترک کر کے درمیانی راہ چلنے والے ہیں، اگرچہ وہ بعض مستحب امور کو ترک کرتے اور بعض مکروہ کام کرتے ہیں۔ کچھ ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو واجبات و مستحبات ادا کرتے اور حرام و مکروہات کو ترک کر دیتے ہیں۔ یہ مذکورہ امر کہ اس امت کو چن لینا اور اسے قرآن عطا کرنا، اتنا بڑا فضل واحسان ہے کہ کوئی احسان اس کے برابر نہیں۔

(33) یہ پسندیدہ اور چنے ہوئے لوگ اپنے قیام کی جنتوں میں داخل ہوں گے جہاں انھیں موتی اور سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور جنت میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔

(34) وہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا جو ہمیں آگ میں داخل ہونے کے خوف کی وجہ سے لاحق تھا۔ بلاشبہ ہمارا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان کی اطاعت کا بڑا قدردان ہے۔

(35) وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا جہاں سے کہیں اور نہیں جانا ہوگا اور اس کے حصول میں ہماری قوت وطاقت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اس میں ہمیں تھکاوٹ ہوگی نہ کسی تکلیف ومشقت کا سامنا ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں کی جزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان میں سے رذیل اور گھٹیا لوگوں کی سزا کا تذکرہ بھی کیا، اور وہ کافر ہیں، چنانچہ فرمایا:

(36) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے لیے موت کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں اور عذاب سے راحت پا جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا ہوگا۔ اسی طرح کی جزا اور بدلہ قیامت کے دن ہم ہر اس شخص کو دیں گے جو اپنے رب کی نعمتوں کا منکر ہو۔

(37) وہ اس میں بلند آواز سے چیختے چلاتے درخواست کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں آگ سے نکال دے۔ ہم تیری رضا کے حصول کے لیے اور تیرے عذاب سے بچنے کے لیے نیک عمل کریں گے جو ہمارے ان عملوں سے بالکل مختلف ہوں گے جو ہم دنیا میں پہلے کر کے آئے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ انھیں جواب دے گا: کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جسے نصیحت حاصل کرنا ہوتی وہ نصیحت حاصل کر لیتا اور اللہ کے حضور توبہ کرتا اور نیک اعمال کرتا؟ تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا رسول بھی تمھارے پاس آیا تھا! اس سب کے بعد تمھاری کوئی دلیل معتبر ہے نہ کوئی عذر قابلِ قبول ہے، اب تم آگ کا عذاب چکھو۔ کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں جو انھیں اللہ کے عذاب سے بچائے یا اس میں کوئی کمی کرا سکے۔

فوائد: ❀ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کو دوسری امتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

❀ مومنوں کے ایمان کے تفاوت اور فرق کا مطلب یہ ہے کہ دنیا وآخرت میں ان کا مقام ومرتبہ اسی اعتبار سے ہوگا۔

❀ وقت امانت ہے جس کی حفاظت فرض ہے، چنانچہ جس نے اسے ضائع کیا، وہ اس دن پچھتائے گا جس روز پچھتانا فائدہ نہ دے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ
فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا
مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اَنْ تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ
بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى
الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا
فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا
بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ
لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾

(38) بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ بلاشبہ وہ اس خیر اور شر کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے بندے اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں۔

(39) اے لوگو! اللہ ہی ہے جس نے تمھیں زمین میں ایک دوسرے کا نائب بنایا تاکہ وہ تمھیں آزمائے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ سو جس نے اللہ کے اور رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کے ساتھ کفر کیا، اس کے کفر کا گناہ اور عذاب اسی کو ہوگا۔ اس کا کفر اس کے رب کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ کافروں کا کفران کے پاک پروردگار کے نزدیک ناراضی بڑھانے ہی کا باعث ہوتا ہے اور کافروں کا کفر خسارہ بڑھانے ہی کا سبب بنتا ہے، اس طرح کہ وہ سب کچھ ضائع کر دیتے ہیں جو ان کے ایمان کی صورت میں اللہ نے جنت میں ان کے لیے تیار کر رکھا تھا۔

(40) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اپنے ان شریکوں کے بارے میں بتاؤ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، انھوں نے زمین میں کیا بنایا ہے؟ کیا انھوں نے اس کے پہاڑ پیدا کیے ہیں؟ کیا اس میں نہریں جاری کی ہیں؟ کیا اس کے جانور بنائے ہیں؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں وہ اللہ کے ساتھ شریک تھے؟ یا ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے جس میں اس بات کی دلیل ہو کہ ان کا اپنے شریکوں کی عبادت کرنا صحیح ہے؟ ان میں سے کسی چیز کا وجود نہیں بلکہ یہ کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے لوگ ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آ رہے ہیں۔

(41) بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ انھیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ فرض کریں اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائیں تو اللہ کے سوا کوئی انھیں تھام نہیں سکتا۔ بلاشبہ وہ نہایت بردبار ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا اور اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

(42) ان جھٹلانے والے کافروں نے بڑی پختہ اور زوردار قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے عذاب سے ڈرانے والا کوئی رسول آیا تو وہ یہود و نصاریٰ اور دیگر لوگوں سے زیادہ استقامت، ثابت قدمی اور حق کی پیروی کرنے والے ہوں گے، پھر جب محمد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس اپنے رب کے رسول بن کر آ گئے جنھوں نے انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو ان کی آمد کفار کی حق سے زیادہ دوری اور باطل سے لگاؤ کا سبب بنی، چنانچہ انھوں نے اپنے سے پہلے لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونے کی جو پختہ قسمیں کھائی تھیں، انھیں بالکل پورا نہ کیا۔

(43) جن باتوں پر انھوں نے اللہ کے نام کی قسمیں کھائی تھیں، وہ کسی اچھی نیت اور مثبت ارادے کی بنیاد پر نہیں تھیں بلکہ وہ زمین میں تکبر کے اظہار اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے تھیں۔ بری تدبیروں کا وبال ان بری تدبیریں کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے تو کیا یہ تکبر کرنے والے سازشی اب صرف اللہ کے دستور کے منتظر ہیں؟ وہ دستور ان کو ہلاک کرنا ہے جس طرح اس نے ان کے بڑوں کو ہلاک کیا؟ لہٰذا آپ تکبر کرنے والوں کی ہلاکت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے کہ وہ عذاب ان پر واقع نہ ہو یا ان کے علاوہ کسی اور پر واقع ہو جائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قطعی دستور اور طریقہ ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔
❀ کفر، اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب اور خسارے اور بدبختی کی راہ ہے۔
❀ مشرکوں کے پاس ان کے شرک کی کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں ہے۔
❀ ظالم کی سازش جلد یا دیر سے اس کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا
كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ 5 ع 8 17

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى
الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

(44) کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ قریش زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلی امتوں کے جن لوگوں نے جھٹلایا، ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا ان کا انجام نہایت برا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا، حالانکہ وہ قریش سے زیادہ قوت و طاقت والے تھے؟ اللہ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے چھپی رہ جائے۔ بلاشبہ وہ ان جھٹلانے والوں کے اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔ ان کا کوئی عمل اس سے اوجھل اور چھپا نہیں رہتا۔ وہ جب چاہے انھیں ہلاک کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔

(45) اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے برے اعمال اور گناہوں کی سزا جلد دے دیتا تو تمام اہلِ زمین کو اور ان کی زیرِ ملکیت تمام جانوروں اور اموال کو فوراً ہلاک کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ انھیں ایک مقرر وقت تک کے لیے مہلت دے رہا ہے جو اس کے علم میں ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ جب قیامت کا دن آجائے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں، چنانچہ وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر وہ اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔

سورۂ یٰسٓ مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: رسالت اور بعثت کا اثبات اور ان کے دلائل۔

تفسیر: (1) ﴿یٰسٓ﴾ اس طرح کے حروف پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی قسم کھا رہا ہے جس کی آیتیں محکم ہیں اور باطل اس کے آگے پیچھے کسی طرف سے نہیں آسکتا۔

(3) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ ان رسولوں میں سے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ انھیں صرف اکیلے اللہ کی توحید اور عبادت کا حکم دیں۔

(4)، (5) ایک ایسے منہج (راستے) اور شریعت پر جو سیدھی اور مستحکم ہے۔ یہ صحیح راستہ اور مضبوط شریعت آپ کے سب پر غالب رب کی نازل کی ہوئی ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا، جو اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(6) یہ ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل کیا تاکہ آپ ایک قوم کو ڈرائیں اور انھیں خبردار کریں اور وہ ہیں عرب جن کے پاس مدت سے کوئی رسول ڈرانے کے لیے نہیں آیا، اس لیے وہ ایمان اور توحید سے غافل ہیں۔ یہی حالت ہر اس امت کی ہے جس کو ڈرانے کا سلسلہ کٹ رہا، اس لیے انھیں ضرورت ہے کہ ان کے پاس کوئی رسول آئے جو انھیں نصیحت کرے۔

(7) ان میں سے اکثریت پر اس وقت اللہ کا عذاب لازم ہوا جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے رسول کی زبانی حق پہنچ گیا اور وہ اس پر ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے، چنانچہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائیں گے اور نہ اس حق پر عمل کریں گے جو ان کے پاس آیا۔

(8) ان کی مثال اس بارے میں ان لوگوں کی طرح ہے جن کی گردنوں میں طوق ڈال دیے گئے ہوں اور ان کے ہاتھ اکٹھے کر کے ان کی گردن کے ساتھ جبڑوں کے نیچے باندھ دیے گئے ہوں، چنانچہ وہ اپنے سروں کو آسمان کی طرف اٹھانے پر مجبور ہوں اور انھیں نیچا کرنے کی طاقت بھی نہ رکھتے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لانے سے جکڑے ہوئے ہیں، اس لیے وہ اسے قبول نہیں کرتے اور اس کی خاطر اپنے سر نہیں جھکاتے۔

(9) ہم نے حق قبول کرنے سے ان کے سامنے ایک آڑ کھڑی کر دی، ان کے پیچھے بھی ایک آڑ کھڑی کر دی اور ہم نے ان کی آنکھوں پر حق سے پردہ کر دیا ہے، اس لیے وہ اس طرح نہیں دیکھ سکتے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ان کے ساتھ یہ سب کچھ ان کی دشمنی و سرکشی ظاہر ہونے اور کفر پر ان کے اصرار کے بعد ہوا۔

فوائد: ❀ سرکشی حق کی طرف ہدایت پانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

❀ قرآن مجید پر عمل اور اللہ تعالیٰ کا ڈر جنت میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ہیں۔

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ (وقف غفران)
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ (ع 1 12 18) (وقف لازم)
جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا
اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ
مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ
ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا
الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ ۙ
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

⑩ اے محمد (ﷺ)! حق کے مخالف ان کافروں کو آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جو آپ اللہ کی طرف سے ان کے پاس لائے ہیں۔

⑪ بلاشبہ آپ کے ڈرانے سے صحیح معنوں میں فائدہ وہ شخص اٹھاتا ہے جس نے اس قرآن کی تصدیق کی اور اس کے احکام کی پیروی کی، نیز وہ تنہائی میں جب اللہ کے سوا اسے کوئی نہ دیکھتا ہو، اپنے رب سے ڈرا، لہٰذا جس کی یہ صفات ہوں اسے خوشخبری سنا دیں کہ اللہ نے اس کے گناہ مٹا دیے ہیں اور اس کی بخشش کر دی ہے اور آخرت میں جنت میں داخلے کی صورت میں عظیم ثواب اس کا انتظار کر رہا ہے۔

⑫ بلاشبہ ہم قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے مُردوں کو دوبارہ اٹھا کر زندہ کریں گے اور دنیا کی زندگی میں وہ جو اچھے یا برے عمل کر رہے ہیں، انھیں ہم لکھتے جا رہے ہیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کے اعمال کے باقی رہ جانے والے اثرات بھی لکھیں گے، وہ اچھے ہوں، جیسے صدقہ جاریہ، یا برے، جیسے کفر۔ ہم نے ہر چیز ایک واضح کتاب میں درج کر رکھی ہے اور وہ ہے لوحِ محفوظ۔

⑬ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے اور دشمنی کرنے والوں کے لیے ایک مثال بیان کریں جو ان کے لیے عبرت ہو، اور وہ قصہ ہے ایک بستی والوں کا جن کے پاس ان کے رسول آئے۔

⑭ جب ہم نے ابتدا میں ان کی طرف دو رسول بھیجے تا کہ وہ انھیں اللہ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف بلائیں تو انھوں نے ان دونوں رسولوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے انھیں مزید تقویت دینے کے لیے ان کے ساتھ تیسرا رسول بھیجا۔ ان تینوں رسولوں نے بستی والوں سے کہا: ہم تینوں تمھاری طرف رسول بن کر آئے ہیں تا کہ تمھیں اللہ کی توحید اور اس کی شریعت کی پیروی کی دعوت دیں۔

⑮ اس بستی والوں نے ان رسولوں سے کہا: تم تو ہماری طرح عام آدمی ہی ہو۔ تمھیں ہم پر کوئی امتیازی حیثیت حاصل نہیں اور رحمٰن نے تم پر کوئی وحی نہیں اتاری۔ تم اپنے اس دعوے میں اللہ پر سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔

⑯ ان تینوں رسولوں نے بستی والوں کے جھٹلانے کا رد کرتے ہوئے کہا: اے بستی والو! ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم اسی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہی دلیل کے طور پر ہمیں کافی ہے۔

⑰ ہمارے ذمے تو بس یہ ہے کہ ہمیں جو کچھ تمھیں پہنچانے کا حکم ہے، وہ واضح طور پر پہنچا دیں اور ہم تمھاری ہدایت کا اختیار نہیں رکھتے۔

⑱ بستی والوں نے رسولوں سے کہا: ہم تمھیں منحوس سمجھتے ہیں اور اگر تم ہمیں توحید کی دعوت دینے سے باز نہ آئے تو ہم پتھر مار مار کر تمھارا کام تمام کر دیں گے اور تمھیں ہماری طرف سے سخت سزا ملے گی۔

⑲ رسولوں نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: تمھاری نحوست تمھارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے اور اس کا سبب تمھارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور اس کے رسولوں کی پیروی نہ کرنا ہے۔ کیا اگر ہم تمھیں اللہ کی یاد دلائیں، تو اس کو تم نحوست سمجھتے ہو؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم کفر اور گناہوں میں حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔

⑳ بستی کے ایک دور دراز کنارے سے دوڑتا ہوا ایک شخص آیا جسے اپنی قوم کے بارے میں خدشہ تھا کہ وہ رسولوں کو جھٹلا دیں گے اور ان کی طرف سے انھیں قتل کی دھمکیوں اور اذیت دینے کا بھی ڈر تھا۔ اس نے کہا: اے میری قوم! یہ رسول جو کچھ لائے ہیں، ان کی پیروی کرو۔

㉑ اے میری قوم! ان کی پیروی کرو جو تم سے اس دعوت کے پہنچانے پر کوئی اجرت نہیں مانگتے اور وہ اللہ کی طرف سے اس کی جو وحی پہنچاتے ہیں، اس میں وہ راہِ راست پر ہیں۔ جس کی یہ صورتِ حال ہو، وہ اس لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

فوائد: ❀ مومن بندے کے لیے نیک اولاد اور صدقہ جاریہ وغیرہ کی بڑی فضیلت ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت میں قصص و واقعات کی بڑی اہمیت ہے۔ ❀ بدشگونی اور نحوست کفریہ اعمال میں سے ہیں۔ ❀ حق والوں کی خیر خواہی کرنا فرض ہے۔ ❀ لوگوں کے لیے خیر اور بھلائی پسند کرنا اہلِ ایمان کی صفات میں سے ہے۔